بسم اللہ الرحمن الرحیم

از الفضل بید اللہ ومہ نوہب من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½

یوم ۔ پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱؍

۲۷ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۸ تبوک ۱۳۳۱ ہش | ۱۸ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین اید اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ پاؤں میں درد اب تک جاری ہے۔ اور ساتھ کچھ حرارت بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج نقاہت بہت رہی۔ باقی عوارض بدستور ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

روس کی طرف سے حق تنسیخ استعمال کرنیکی وجہ سے لیبیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی قرارداد مسترد ہوگئی

روس جاپان کے معاملہ میں بھی اپنا یہ حق استعمال کریگا

نیو یارک ۱۷ ستمبر۔ آج سلامتی کونسل میں لیبیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی قرارداد پاس نہ ہو سکی۔ کیونکہ روس نے اس کے خلاف اپنا حق تنسیخ استعمال کیا۔ لیبیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی قرارداد پاکستان نے پیش کی تھی اس کے حق میں دس ووٹ آئے روسی نمائندے مسٹر جیکب ملک نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس کی تجویز یہ ہے کہ لیبیا کو تیرہ دوسرے ممالک کے ساتھ ہی اقوام متحدہ کا ممبر بنایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے نمائندے مسٹر اے ایس بخاری نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان کی رائے میں نئے ملکوں کے اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے سوال میں جو دشواریاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان کو دور کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ روس کی تجویز کو منظور کر لیا جائے۔ لیکن لیبیا کا معاملہ بالکل اچھوتا ہے۔ لیبیا کی آزادی اقوام متحدہ کے زبردست کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔ اور اقوام متحدہ کی تحت کوشش کے بعد لیبیا کی آزادی عمل میں آئی ہے۔ اس لئے اس کی شمولیت کے مسئلہ کو دوسرے ملکوں سے الگ کیا جا سکتا ہے۔

آج رات سلامتی کونسل جاپان کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے سوال پر بھی غور کرے گی۔ باوجودیکہ روسی نمائندے مسٹر جیکب ملک نے اس معاملہ میں بھی اپنا حق تنسیخ استعمال کرنے کا اعلان کر دیا ہے لیکن پھر بھی امریکہ اس قرارداد کو پیش کرے گا۔

برطانیہ بھی ایران سے سفارتی تعلقات منقطع کرلے گا۔

طہران ۱۷ ستمبر۔ آج ایرانی سینٹ نے ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کی تحریک باتفاق رائے منظور کر لی ڈاکٹر مصدق نے کل سینٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ حکومت نے اینگلو امریکن تجاویز مسترد کر کے جو جوابی تجاویز پیش کی ہیں ان کو منظور کر لیا جائے۔ یہ تحریک عدم اعتماد اسی مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے پاس کی گئی ہے۔

لنڈن کے سرکاری حلقوں نے ڈاکٹر مصدق کی جوابی تجویزوں کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ برطانیہ انہیں منظور نہیں کرے گا ڈاکٹر مصدق کا ایرانی مجلس میں کل جو بیان پڑھا گیا تھا۔ اس نے کسی معقول سمجھوتہ ہونے کی راہیں بند کر دی ہیں۔ ان حلقوں کا بیان ہے کہ جو شرطیں ایران نے پیش کی ہیں۔ ان کے پیش نظر برطانیہ کے لئے یہ مشکل ہوگا۔ کہ وہ اپنے سفارتی تعلقات ایران سے منقطع نہ ہونے دے۔

برطانوی وزارت خارجہ کی طرف سے ابھی تک کوئی اعلان اس بارے میں شائع نہیں ہوا۔

— اوٹاوہ ۱۷ ستمبر اخباری کاغذ تیار کرنے والے ایک کارخانہ دار نے بتایا ہے کہ دنیا میں اخباری کاغذ کی قلت میں ابھی اور اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

صدر لبنان کے محل کے دروازے پر بم پھٹا

بیروت ۱۷ ستمبر کل صدر لبنان کی اقامت گاہ کے ایک دروازے پر بم پھٹا لیکن اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ادھر لبنان میں پارلیمنٹ کی اپوزیشن پارٹی نے ملک میں جو ہڑتال کرا رکھی ہے آج اس کا تیسرا دن تھا۔ یہ ہڑتال صدر کے آئین میں تبدیلی کرنے سے انکار اور عوامی زندگی میں جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں کرائی جا رہی ہے۔

ملفوظات بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

فی مدح النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نفسی الفداء لبدر ھاشمی عربی
میری جان اس ہاشمی عربی چاند پر قربان ہو

نجّی الوریٰ من کلّ زورٍ و معصیۃٍ
اس نے مخلوق کو ہر قسم کے جھوٹ اور گناہ

فنوّرت ملّۃ کانت معدومۃ
پس وہ دین جو ضعف سے نابود ہونے کو تھا روشن کیا گیا

وزحزحت دخنا غشّی علی ملل
پس جو تاریکیاں تمام مذاہب پر چھائی ہوئی تھیں اسنے دور کردیں

ودادہ قرب ناھیک من قرب
جکی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے جس سے بڑھکر کوئی قرب نہیں ہو سکتا

ومن فسوق ومن شرکٍ ومن تیب
اور فسق اور شرک اور ہلاکت سے نجات دی

ضعفا ورجمت ذراری الجان بالشھب
اور شیطان کی ذریت پر شہابوں سے سنگباری کی گئی

وساقطت لؤلؤًا رطبا علی حطب
اور سوکھی لکڑیوں پر موتیوں جیسے تر و تازہ پھل لگائے

پاکستان امریکہ سے ڈالر قرض لے رہا ہے

آج رات صدر ٹرومین کاغذات پر دستخط کرینگے

واشنگٹن ۱۷ ستمبر وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج رات پریذیڈنٹ ٹرومین پاکستان کو ڈالر قرض دینے کے کاغذات پر دستخط کریں گے۔ یہ قرض گیہوں خریدنے کے لئے حاصل کیا جا رہا ہے۔

قرضے کی تفصیلات کا اعلان ابھی سرکاری طور پر نہیں کیا گیا۔

مصر کے شاہی خاندان کی زمینیں تقسیم کر دی جائینگی

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ مصر میں ایسے کسانوں کو جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔ اگلے ماہ سے زمینیں ملنے لگیں گی۔ سابق شاہ فاروق اور شاہی خاندان کے دیگر افراد کی زمینیں ضبط کی گئی ہیں۔ ان سے ابتدا کی جائے گی۔ اس غرض کے لئے زرعی اصلاحات کے مسودہ قانون میں مناسب دفعات شامل کر لی گئی ہیں۔

چینی حکام نے فرانسیسی سفارتخانے پر قبضہ کرلیا

پیکن ۱۷ ستمبر۔ پیکن کے حکام نے چین دار الحکومت میں فرانس کے سفارت خانے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے چینی حکام نے بتلایا ہے کہ یہ قدم امن کانفرنس میں شمولیت کے لئے آنے والے مندوبین کی رہائش کے سلسلہ میں اٹھایا گیا ہے۔ سفارت خانے کے عملہ کو عمارت چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ لیکن اب تک ان کے لئے کسی متبادل رہائش گاہ کا انتظام نہیں ہو سکا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ حکام نے نجی مکانات کے مالکوں کو کہہ دیا ہے۔ کہ وہ فرانسیسی عملہ کے لئے رہائشی سہولتیں فراہم نہ کریں۔

سندھ کے پرائمری ٹیچروں کی ہڑتال غیر آئینی ہوگی

کراچی ۱۷ ستمبر۔ حکومت سندھ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ پرائمری ٹیچروں کی ایسوسی ایشن کے مطالبات میں سے بعض پورے کئے جا رہے ہیں اور بعض پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ اگر سب مطالبات منظور کر لئے جائیں تو حکومت پر اتنا بار پڑ جائے گا کہ دیگر تمام تعمیری پروگرام بند ہو جائیں گے۔ اعلان میں ٹیچروں کو متنبہ کیا گیا کہ ۱۳ اکتوبر سے ہڑتال کرنے کی دھمکی غیر آئینی ہے۔ اور جو ٹیچر اس میں حصہ لیں گے۔ ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسلام کی تعریف

میں سب سے اول نمبر پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلعم کی رسالت پر ایمان لایا جائے تا کہ ایک مسلمان کا ہر عمل اس مقدس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہو کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف سے آخری شریعت لانیوالے نبی ہیں۔ اس کے بعد چار عملی عبادتیں گنائی گئی ہیں۔ یعنی صلوٰۃ یا نماز زکوٰۃ حج بیت اللہ اور صوم رمضان یا روزے ؛

گویا اسلام میں دوسری عملی عبادت زکوٰۃ ہے۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز کو پاک کرنا اور بڑھانا زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ اول امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکالکر اسے پاک کیا جائے اور دوسرے غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔

زکوٰۃ کا ٹیکس سونے چاندی اور سونے چاندی کے زیورات اور سکوں پر (جن میں کرنسی نوٹ بھی شامل ہیں) صرف اڑھائی فی صدی سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔ زکوٰۃ کی سب آمد بیت المال (دفتر محاسب ربوہ) میں داخل ہو کر امام وقت کی اجازت و ہدایت کے ماتحت فقراء و مساکین۔ کے علاوہ مقروضوں مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب مستحق لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں وغیرہ پر خرچ کیجاتی ہے دیگر مفصل مسائل وتفصیل نصاب وغیرہ کیلئے "نظارت بیت المال ربوہ سے رسالہ مسائل زکوٰۃ" منگوا کر مطالعہ کریں (نظارت بیت المال ربوہ)

صدران و سیکرٹریان تبلیغ کی فوری توجہ کے لئے

اسوقت سینکڑوں جماعتوں کو مرکز کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔ ذمہ وار کارکنان کا فرض ہے کہ وہ اس لٹریچر کے مصرف احباب جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تبلیغی جدوجہد اور اس کے نتائج سے مرکز کو مطلع کرتے رہیں۔ مگر بہت کم جماعتوں کی اسطرف توجہ ہے یہ طریق نہ تو پسندیدہ ہے۔ اور نہ مفید۔ میں ذمہ وار کارکنان کی خدمت میں ایکبار پھر گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مجھے بھیجا کریں تا کہ حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے تبلیغی پروگرام کو زیادہ مؤثر اور کامیاب بنانے کے لئے ہر وقت مشورہ اور لٹریچر سے ان کی مدد کی جا سکے پس ذمہ وار احباب اسطرف فوری توجہ دیں بصورت دیگر جن جماعتوں کی طرف سے مطلوبہ رپورٹ موصول نہیں ہوگی۔ ان کے متعلق مجھے فیصلہ کرنا پڑیگا کہ آئندہ انہیں لٹریچر نہ بھیجا جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی اے۔ بی۔ ایس سی کی تھرڈ ائیر کلاس اور ایم اے ایم۔ ایس سی کا داخلہ ۲ / اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلبا کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ائیر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن پرنسپل)

نفع مند کام

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں دسواں مہینہ جا رہا ہے اور یہ اس سال کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت ۳۰ / نومبر آنے سے پیشتر تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب تو سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آگیا ہے مخلصین کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے گا گذشتہ سال جبکہ نو ماہ سال میں سے گذر چکے تھے اور تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو پکارا اور وہ لبیک لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے اور وہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنیوالے کو اس کے وعدے اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے اور جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی بحیثیت جماعت ان کے وعدوں اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھجوا دی گئی ہے تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ نہ ادا کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں"

"یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

منزل کیلئے خاک کے ذروں سے گذر جا

طوفاں سے نہ تو برقِ شرربار سے گھبرا
پہلو میں جو دل ہے تو ہر اک چیز سے لڑ جا
ساقی کی نگاہیں ہوں کہ ساغر ہو پئے جا
نادان! یہ میخانہ ہے پینے سے نہ شرما
ہر لمحہ تقاضائے کرم بوالہوسی ہے
ہے فسقِ ستم تجھ پہ اسی بات پہ اِترا
تو خوب سمجھتا ہے کہ یہ دل ترا گھر ہے
آ اور باندازِ مکیں خود ہی چلا آ
گلشن کی ہر اک چیز ہے اک ٹھیس کا باعث
کانٹوں کی تو کیا بات ہے پھولوں سے بھی کترا
منزل تری ان خاک کے ذروں میں نہیں ہے
منزل کے لئے خاک کے ذروں سے گذر جا (نسیم سیفی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۲ء

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور خاتم النبیین ہیں

مصر کے اخبار "الیوم" نے مفتی مصر کا جو مضمون احمدیت کے متعلق جون میں شائع کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق ایک بیان جاری فرمایا ہے۔ جو الفضل میں اور سول ملٹری گزٹ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ روز نامہ "تسنیم" نے اس پر ایک اداریہ لکھا ہے۔ جس میں یہ الزام لگایا ہے۔ کہ

"بجائے اس کے کہ وہ (حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ) اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے ان کا علی الاعلان اعتراف کرلیں اور بڑھ کر خود کہہ دیں۔ کہ ہاں ہمارے عقائد مسلمانوں کے عقائد سے اور ہمارا تصورِ اسلام مسلمانوں کے تصور اسلام سے مختلف ہے۔ وہ بے خبر اور ناواقف لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ "قادیانی" بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی یا خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سے مسلمانوں کا تمامتر جھگڑا اس بات پر رہا ہے۔ کہ وہ لفظ خاتم النبیین کے معنی نبوت کو جاری کرنے والا کرتے رہے ہیں۔ اور مسلمان اس کے معنی آخری نبی قرار دے رہے ہیں"۔

اصل بات یہ ہے کہ مودودیوں نے بھی بعض دوسرے مسلمان کہلانے والے علماء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اور محض سنی سنائی باتوں اور خود غرض لوگوں کے کتر بیونت کئے ہوئے حوالوں کو پڑھ کر ایک نہایت سطحی تصور اس کے متعلق قائم کر لیا ہوا ہے۔ اور اس پر کبھی گہری نظر سے سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کسی ایسی حقیقی مستقل نبوت کا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کوئی الگ وجود رکھتی ہے۔ اور نہ کسی احمدی کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پرانا یا نیا ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی امت سے الگ کوئی نئی امت کھڑی کریگا۔ اس لئے ہمارے عقیدہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی آخری نبی ہیں۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؏

ہر نبوت را بروشد اختتام

دوسرے لفظوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی مامور من اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی کی تاقیامت رہنے والی نبوت کو فروغ دینے اور اشاعت کرنے کے لئے نہ ہو۔

اس لئے آپ کے بعد جو شخص بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا کیا جائے گا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے آفتاب نبوت ہی کی شعاع ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ آفتاب سے اس کی شعاع کوئی الگ وجود نہیں رکھتی۔ ایک آفتاب جو قیامت تک رہنا ہے۔ اس کو آخری ہی کہا جائے گا۔ اس کی شعاع کے وجود سے اس کے آخری ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ یہ تو اس کے آخری ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ صرف اسی آفتاب کی شعاع نہیں ہوتی جو غروب ہو جاتا ہے۔ اور جس کے بعد کسی اور آفتاب کا انتظار ہوتا ہے۔

الفاظ خاتم النبیین سے اجرائے نبوت کے استدلال کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ آپ کے فیض سے کوئی ایسا نبی بن سکتا ہے۔ جو آپ کی امت سے کوئی الگ امت برپا کر سکتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف ایسی نبوت کا اجراء ہے۔ جیسا کہ ہم نے آفتاب اور اس کی شعاع کی مثال سے اوپر بیان کیا ہے۔ اور ایسی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کی مؤید ہے منافی نہیں۔

جس مقام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعویٰ ہے۔ اور جو احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ اس میں وہ منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ کثیر تعداد جیّد علماء کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو آخری نبی اور خاتم النبیین مانتے ہوئے بھی ایسے مقام کو امت اسلامیہ میں جائز سمجھتی ہے۔ خواہ آپ ان کے اقوال کی کچھ بھی تعبیر کریں۔ لیکن جس طرح وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد لفظ نبوت کا استعمال کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کے منکر نہیں ٹھیرتے۔ اسی طرح احمدی بھی منکر نہیں ٹھیرائے جا سکتے۔

ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی پرانا یا نیا نبی نہیں آسکتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی امت سے کوئی الگ نئی امت بنا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی آخری نبی ہیں۔

ان علماء میں سے اکثر کو کشفی رنگ میں وہ حقیقت بھی واضح کی گئی ہے۔ جس کا پورا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے ہوا ہے۔ یعنی تمام کھڑکیاں بند ہو گئی ہیں۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صدیقیت کی کھڑکی کھلی ہے۔ اس لئے آنحضرت ؐ ہی آخری نبی ٹھیرے۔ ذیل میں ہم مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔

"اگر یہ کہا جائے۔ کہ آنحضرت ؐ تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ ؐ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا۔ نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا۔ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوتِ محمدیؐ کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴ و ۵)

اس حوالے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب تک ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو "آخری نبی" اور "خاتم النبیین" نہ مانیں۔ جس کے بعد کوئی حقیقی یا مستقل نبی نہیں آسکتا۔ خواہ نیا ہو یا پرانا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہی بے بنیاد ہو جاتا ہے۔

مسلمان فرقۂ احمدیہ

روزنامہ "تسنیم" اور دیگر احراری قسم کے لوگوں نے ہم پر یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ ہم نے اب اقلیت قرار دینے کے مطالبہ سے ڈر کر اپنے آپ کو "احمدی مسلمان" لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی نے بھی فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔ نہ کہ مسلمان۔ یہ سراسر مغالطہ انگیزی پر مبنی ہے۔ ذیل میں ہم حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک اشتہار جو حضور اقدس علیہ السلام نے ۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو شائع فرمایا تھا۔ درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ آپؑ نے اپنی جماعت کا نام صرف "احمدی" نہیں رکھا تھا۔ بلکہ "مسلمان فرقہ احمدیہ" رکھا تھا۔ چنانچہ اشتہار مذکورہ بالا کی عبارت متعلقہ حسب ذیل ہے:۔

"اس فرقہ کا نام مسلمان فرقۂ احمدیہ اس لئے رکھا گیا، کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے۔ جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی۔ کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمدؐ کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمدؐ ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا۔ کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔"

اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا پورا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" ہے۔ نہ کہ صرف "احمدی"۔ ہمیں امید ہے کہ دانستہ یا نادانستہ جو مغالطہ مخالفین ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ اس حوالہ کے مطالعہ سے صاف ہو جائیگا۔ اور یہ کہنا کہ ہم نے محض مطالبہ سے ڈر کر اپنا نام "احمدی مسلمان" لکھنا شروع کر دیا ہے۔ سراسر خلاف واقعہ ہے۔

بے شک اختصار کے لئے احمدی لکھا جاتا ہے۔ مگر یہ اسی طرح جس طرح اب تمام لوگ اہلحدیث کو اہلحدیث ہی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور اہلحدیث خود اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ نہ کہ "مسلمان اہلحدیث"

درخواست دعاء

خاکسار کے سسر قریشی محمدؐ مرید احمدؐ صاحب کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک سوسائٹی ڈسکہ عرصہ دو تین ماہ سے عارضہ بخار پیچش بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(منظور احمدؐ خاں دفتر محاسب ربوہ)

شذرات

کیا محض آخری ہونا بھی کوئی شان ہے؟

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"نبی اکرمؐ کی ایک شان اور صفت یہ بھی ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ ہر مسلمان کا اپنی جگہ فرض ہے کہ وہ اپنے دائرے میں برابر ختم نبوت کا تذکرہ و تبلیغ کرے۔"

(تسنیم ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور "ختم نبوت" کا مقام اپنے اندر بے مثال شان اور صفت رکھتا ہے۔ اس میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں۔

مگر اس بلند اور ارفع مقام کی یہ تعبیر کرنا کہ حضور علیہ السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے آخر میں آئے یہ تو کوئی شان نہیں۔ اور نہ کوئی صفت ہے۔ بلکہ اکثر دفعہ اس سے مذمت ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ عہد مغلیہ کا آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر ہے۔ مگر کیا اس "آخری تاجدار" نے مسلمانوں کو مقام رفعت عطا کیا۔ یا ایک صدی تک انہیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر ذلیل و رسوا کر دیا؟ چنانچہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب اسی لئے فرماتے ہیں۔

"ہر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟" (تحذیر الناس ص۳)

پس "ختم نبوت" کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بلند اور ارفع مقام کے نام پر حضورؐ کی حقیقی شان کی تنقیص کرنا کسی عاشق رسول کے لئے زیبا نہیں۔

اللہ عربی پر رحم کرے!

ایک احراری لکھتا ہے۔

"خدا کے متعلق مرزائیوں کے جو تصورات ہیں وہ عجیب و غریب ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا دیناعاج ہمارا خدا ہاتھی دانت کا ہے" (آزاد ۱۳ اگست)

یہ لفظ عجا یعجو اسے نکلا ہے۔ جس کے معنے تھوڑی دیر دودھ روک کر پھر دودھ دینے کے ہیں۔ یا دودھ چھڑا کر غذا دینے کے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے اس الہام کے معنے یہ ہوئے کہ ہمارا رب مصیبت کے بعد مدد کرنے والا ہے۔ یا یہ کہ ہمارے دودھ پینے کے زمانہ کو ختم کرکے ہمیں کھانا کھلانے والا ہے۔ یعنی احمدیت کو لوگ بچپن میں نہ مار سکیں گے وہ بڑھے گی اور جوان ہوگی۔ یہ احراری صاحب عربی سے کورے ہونے کی وجہ سے الہام کے معنے تو سمجھتے نہیں اور اعتراض کر رہے ہیں۔ کل کو یہ طرفہ مولوی صاحب قرآن کریم کی آیت لکل قوم ھاد پر بھی اعتراض کریں گے۔ کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ہر قوم سے کچھ لوگ عمارتیں گرانے والے پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے عربی پر علماء بھی اس سے جاہل ہوچکے ہیں۔

"مقدس ناچ"

صالحیت اسلامی کا علمبردار "تسنیم" قصبہ کوٹ ادو میں لوڑ ونگ ٹاکیز کے افتتاح کے متعلق لکھتا ہے:۔

"فلم کے ساتھ ڈانس کا بھی پروگرام تھا فلم کا ایک حصہ دکھانے کے بعد جو ڈانس کرنے کے لئے کچھ کنجریاں بلوائی گئی تھیں اسٹیج پر آئیں ایک شخص نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر نعرہ تکبیر کی آواز بلند کی۔ جس پر شائقین فلم و ڈانس نے فلک شگاف آواز میں اللہ اکبر کہا قائد اعظم زندہ باد پاکستان زندہ باد کے بعد پھر نعرہ تکبیر بلند ہوا اور اسٹیج پر کنجریوں کا ناچ شروع ہوگیا" (تسنیم ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس "تقریب سعید" پر اگر کوئی احراری دوست عالم بے خودی میں کھو جانے کی بجائے اگر "ختم نبوت" کا نعرہ بھی ساتھ ہی بلند کر دیتے تو اس "مقدس ڈانس" کے اختتام تک "تحفظ ختم نبوت" کا جذبہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا۔

خطرہ اسلام سے نہیں "خدائی فوجداروں" سے ہے

ایک مودودی دوست نے جوبیلال میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مغرب زدہ طبقہ جو کہ بد قسمتی سے برسر اقتدار آگیا ہے نہیں چاہتا۔ کہ ملک میں اسلام آئے۔ انہیں اسلامی دستور کے نفاذ سے اپنی نفسانی خواہشات کی موت نظر آتی ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر اسلام اس دیس میں آگیا تو ان کی آزاد زندگی کا خاتمہ ہوجائیگا"

(تسنیم ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس ضمن میں مودودی صاحب کے یہ الفاظ پڑھیئے۔

"یہ مذہبی تبلیغ (Preachers) کرنے والے اور مبشرین (Missionaries) کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ لہذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔"

(ترجمان القرآن مئی ۳۹ء)

اس سے ظاہر ہے کہ خطرہ اسلام سے نہیں۔ ان "خدائی فوجداروں" سے ہے جو اسلام کا لیبل لگا کر مسند اقتدار پر بیٹھنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اور ہم حافظ کے الفاظ میں ان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

مودودی صاحب کا اعتراف حق

تسنیم لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں میں سے اب اگر کوئی شخص وحدت نبوت کا انکار کرتا ہے۔ تو اب اس انکار کی وجہ سے اسلام نے جو سزا ایک باغی اور منکر کی مقرر کی ہے۔ وہ اس پر جاری ہوگی"

(تسنیم ۴ ستمبر ۵۲ء)

"تسنیم" کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "وحدت نبوت" کے ان "منکروں" اور "باغیوں" میں سے ایک جناب ابو الاعلیٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی بھی ہیں۔ جنہوں نے موجودہ زمانہ میں نبی کی ضرورت کا کھلا اعتراف فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ پہلے علماء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"افسوس کہ علماء الا ماشاء اللہ خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوچکے تھے۔ ان میں تفقہ نہ تھا۔ ان میں حکمت نہ تھی۔ ان میں یہ صلاحیت ہی نہ تھی۔ کہ خدا کی کتاب رسول خدا کی علمی اور عملی ہدایت اسلام کے دائمی اور لچکدار اصول اخذ کرتے اور زمانہ کے متغیر حالات میں ان سے کام لیتے۔"

پھر علماء کی کوتاہ فہمی کی حقیقی وجہ پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:۔

"یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی کامیاب راہ نمائی کر سکتے۔ جبکہ زمانہ بالکل بدل چکا تھا۔ اور علم و عمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہوچکا تھا۔ کہ جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی۔ مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہونچ سکے"۔ (تنقیحات ص۲۷)

جناب مودودی صاحب نے کتنے کھلے لفظوں میں یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زمانہ میں اس قدر عظیم تغیر ہوچکا ہے۔ کہ صرف نبی ہی اسلام کو اپنی اصل بنیادوں پر قائم کرسکتا ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔

پس اگر اس عقیدہ کی رو سے کوئی شخص سزا کا مستحق بن جاتا ہے۔ تو مودودی حضرات کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس سزا کا عملی نفاذ "امیر جماعت اسلامی" سے شروع کردیں۔ تا دنیا دیکھ لے کہ آپ مطالبہ نظام اسلامی کو کھیل نہیں سمجھ رہے۔ بلکہ پوری سنجیدگی سے اسلامی حکومت کے قیام کی کوششیں کر رہے ہیں۔

پاکستان میں محمد رسول اللہ کیلئے جگہ نہیں؟

(۱) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنیوالے مہدی کا نام میرا نام ہوگا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(۲) حضرت امام مہدی کہیں گے من یرد ان یری الی محمد فانا محمد (بحار الانوار جلد ۱۳) کہ جو شخص محمد صلعم کو دیکھنا چاہے مجھے دیکھ لے۔ میں ہی محمد ہوں

(۳) سر اقبال نے اسی آنے والے مہدی کے متعلق لکھا ہے۔

او کلیم و او مسیح و او خلیل
او محمدؐ او کتاب و جبرئیل
(جاوید نامہ)

ان حقائق کے باوجود ایک احراری ملا نے یہ کہا ہے۔

"یہ کیا غضب ہے کہ ملک میں ایک شخص کی عزت کو چیلنج کرنے والے کے خلاف قانون موجود ہے۔ مگر ستم محمود احمد کہنے والے کے لئے کوئی قانون نہیں۔" (آزاد ۹ ستمبر ۵۲ء)

مطلب یہ ہوا کہ پاکستان میں احراری کے لئے تو جگہ ہے مگر حضرت امام مہدی بلکہ خود سرتاج انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ [illegible]

جھوٹے نبی کی تباہی خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے

(از مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر)

چند روز ہوئے خاکسار نے الفضل کے کالموں میں عرض کیا تھا کہ "تحفظ ختم نبوت" یعنی اس لئے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں امت محمدیہ میں کوئی نبی نہ آجائے کسی بھی جدوجہد کی خصوصاً مالی جہاد کی ضرورت نہیں جس کے لئے کہ مولوی اختر علی خانصاحب نے اپیل کر رکھی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ نے کوئی نبی بھیجنا ہے تو اسے ساری دنیا بھی مل کر نہیں روک سکتی۔ اور اگر اس نے اب کبھی کوئی نبی نہیں بھیجنا تو کسی شخص کی مجال نہیں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے اور پھر اللہ تعالےٰ کی سزا اور عذاب کا مورد نہ بنے۔

اگر مولانا صاحب کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس کا اتنا ہی درد ہے تو وہ یورپ کے عیسائیوں اور ہندوستان کے آریوں کے خلاف کیوں مالی اور قلمی جہاد نہیں کرتے؟ جنہوں نے حضورؐ جیسے پاک و مقدس و مطہر وجود (فداہ امی وابی) کے متعلق نہایت گندی تحریریں لکھیں اور انہیں سینکڑوں سال سے اربوں کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ جس شخص نے حضور علیہ السلام کی تعریف میں دریا بہا دئیے اور ایسی تعریف کی کہ جو تیرہ سو سال میں کسی شخص کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی اس کا کلام پڑھ کر تو "ناموس رسولؐ" کے لئے آپ کی "رگِ ایمان" پھڑک اٹھی۔ لیکن ستیارتھ پرکاش، امہات المومنین اور مستشرقین یورپ کے گندے الزامات پر جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کا کلیجہ چھلنی کر دیا تھا آپ کے کان پر کبھی جوں تک نہ رینگی؟ عیسائیوں اور آریوں کے خلاف آپ نے کبھی کوئی محاذ قائم نہ کیا کبھی روپے کی اپیل نہ کی کبھی جلسے نہ کئے کبھی زمیندار کے کالم سیاہ نہ کئے۔ آخر یہ کیا بات ہے؟

اس پر زمیندار میں "سخنہائے گفتنی" میں خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اصل سوال کا تو چونکہ جواب تھا ہی نہیں اس لئے اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی بلکہ ایک اور سوال قائم کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپیل ایک جھوٹے نبی کی مخالفت کے لئے کی گئی ہے۔ اور اگر ایک جھوٹے نبی کے خلاف جدوجہد کی ضرورت نہیں تو تم لوگ کیوں بزعم خود ایک سچے نبی کا مذہب پھیلانے کے لئے چندے مانگتے پھرتے ہو؟

جواباً عرض ہے کہ غالباً آپ نے کبھی قرآن شریف کو کھول کر بھی نہیں دیکھا۔ اگر قرآن شریف میں یہ لکھا ہوتا کہ جس طرح اختر علی خانصاحب اور ان کی طرح کے دیگر نام کے مسلمان بجائے تبلیغ اسلام کرنے کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور الٹا اپنی قوم کو ذلیل کر رہے ہیں حقیقی مسلمان کا یہی کام ہے تو ہم بھی یہی کرتے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہتے اور نظریں آسمان پر گاڑ دیتے کہ شاید غیب سے اسلام کی ترقی کے سامان پیدا ہوں۔ مگر ہمیں تو قرآن میں یہی نظر آتا ہے کہ بار بار خداوند تعالےٰ مسلمانوں کو بلاتے ہیں کہ تم خود اسلام پر عمل کرو۔ قرآن کے تمام حکموں پر چلو۔ دنیا کی تمام مخلوق کو اسلام اور قرآن کی طرف بلاؤ اور اس کے لئے اپنی جان۔ مال۔ عزت سب کچھ قربان کر دو۔ جہاں تک انسانی کوشش ہو سکتی ہے تم سب کچھ لٹا کر اپنے اس نبیؐ کی مدد کرو اور اس کے مشن کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہ کرو۔ اور ان تمام احکام کے مطابق ہم لوگ خداوند تعالےٰ کے فضل سے اسلام۔ قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے کے لئے حتی المقدور دنیا کے تمام ممالک میں جاتے ہیں۔ لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں۔ روپیہ بھی خرچ کرتے ہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں حضورؐ کی عزت کا پاس ہے ان سے چندے بھی مانگتے ہیں۔ اور اس کے لئے دنیا تن من دھن لٹانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور خدا کے فضل سے دنیا کے اکثر ممالک ہماری ان کوششوں پر شاہد ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن نے یہ بھی کہیں فرمایا ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی شخص جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کر دے تو تم اس کے خلاف بھی جہاد میں مصروف ہو جانا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے

ولو تقول علینا بعض الاقاویل ۝
لاخذنا منہ بالیمین ۝ ثم لقطعنا
منہ الوتین ۔ فما منکم من احدٍ
عنہ حاجزین ۝

ترجمہ:۔ اگر کوئی شخص ہماری طرف کوئی قول منسوب کرے جو ہم نے اسے نہ فرمایا ہو تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑیں گے۔ پھر اسکی شہ رگ کاٹ دیں گے اور تم میں سے کوئی بھی اسے روک نہ سکے گا۔

یعنی اے مسلمانو! اگر کوئی شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر بیٹھے تو تم نے گھبرانا نہیں۔ اس کے خلاف اپنے اموال اور اپنی جانوں کو ضائع نہ کر بیٹھنا۔ اس کے خلاف جلسے جلوس نہ نکالتے پھرنا۔ تمہارے لئے کوئی فکر کی بات نہیں۔ اس نے ہماری طرف ایک ایسی بات منسوب کی ہے جو ہم نے اسے نہیں کہی۔ ہم خود اس سے بدلہ لیں گے اور اسے تباہ و برباد کر کے بتا دیں گے کہ ہم پر جھوٹ بولنے کا کیا خطرناک انجام ہوتا ہے خواہ تم سب کے سب مل کر اس کی مدد پر تل جاؤ۔ پھر بھی وہ ہماری پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔

پس قرآن کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی سچے نبی کو مان لیتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ جان و مال سے اس کی اور اس کے سلسلے کی مدد کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو [illegible] سمجھے

(م) تو وہ خاموش رہے۔ اس کی تباہی خود خداوند تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ مولانا صاحب کو شاید خدائی سے بھی بڑا دعویٰ ہے کہ اپنے زعم میں ایک جھوٹے نبی (نعوذ باللہ) کو تباہ کرنے کے لئے چندے کی اپیلیں فرما رہے ہیں۔ کیا خدا کافی نہ تھا؟ جو اسے لوگوں کے روپیہ کی اور آپ کی ضرورت [illegible]

جرمنی میں اشاعتِ اسلام کیلئے ہماری جدوجہد

عید الفطر کی تقریب۔ عیسائی سوسائٹی میں دعوت اسلام

پاکستان کی ترقی پر ایک تقریر۔ ایک صاحب کا قبول اسلام

رپورٹ کارگذاری بابت ماہ جون و جولائی ۵۲ء

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب واقف زندگی انچارج جرمن مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب دستور تبلیغ اسلام کے کام کو مختلف ذرائع سے سرانجام دینے کی کوشش جاری رہی ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہے:۔

تقریب عید الفطر

مورخہ ۲۴ جون مشن ہاؤس میں عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ احمدی جماعت کے علاوہ بعض دوسرے اور زیر تبلیغ احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ جرمن نیوز ایجنسی اور دانسٹر کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ پریس والوں نے بہت سے فوٹو بھی لئے۔ ساڑھے دس بجے صبح خاکسار نے احمدی احباب کو نماز عید پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ میں عید کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے روزوں کی فلاسفی کو بیان کیا اور اس امر کو کھول کر بیان کیا کہ اسلام ہر شعبہ زندگی میں مساوات اخوت اور رواداری کی روح کو پیدا کرنے کی تعلیم دیتا ہے خطبہ کے دوران میں کمیونزم کے دلدادوں کی طرف سے مذہب پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کا بطلان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا۔ اور آخر میں احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے اس بات کو بیان کیا کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اسلامی تعلیمات کو اپنا شعار بنائیں اور قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کو اپنا نصب العین بنائیں تو ہر دن ہمارے لئے عید کا دن ہوگا اور یہی عید کا منشاء ہے۔ بعد ازاں حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی۔ ہیمبرگ اور ہیمبرگ سے باہر کے کئی ایک اخبارات نے اس تقریب کا اپنے کالموں میں ذکر کیا۔

ایک عیسائی سوسائٹی میں تقریر

ہیمبرگ کی ایک چرچ سوسائٹی نے مورخہ ۱۱ جون کو اپنے ہاں تقریر کی دعوت دی۔ خاکسار نے ۴۵ منٹ تک اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ بعد ازاں ڈیڑھ گھنٹہ تک سرگرم بحث جاری رہی۔ بحث کے دوران میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صحیح پوزیشن قرآنی تعلیمات کی روشنی میں واضح طور پر پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح مسیحؑ کی صلیبی موت کے مسئلہ کو بائیبل کے مختلف دلائل سے واضح کیا۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور دعاوی کو بیان کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے متعلقہ بائیبل کی پیشگوئیوں کو بھی بیان کرنے کا موقعہ ملا اور خاکسار نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ آنحضرتؐ کا نام بھی بائیبل میں بتایا گیا ہے۔ اس مجلس میں بعض پادری بھی موجود تھے لیکن ان کی خدا کے فضل سے کوئی پیش نہ گئی اور ہمارے دلائل کا جواب دینے سے بفضلہ تعالےٰ عاجز رہے۔ برادرم سعید نے بھی بعض سوالات کے اچھے جواب دئیے۔

پاکستان کے متعلق تقریر

ایک اور سوسائٹی کے زیر اہتمام دوسری تقریر ۱۸ جون کو ہوئی۔ یہ تقریر پاکستان کے متعلق تھی۔ تقریر کے دوران میں پاکستان کی پانچ سالہ جدوجہد کو مختصر طور پر پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح پاکستان نے باوجود مشکلات کے ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی ہے۔ ۴۵ منٹ میں پاکستان کی زرعی اقتصادی۔ تعلیمی۔ مہاجرین کی آباد کاری سے متعلقہ ترقیات کو مختصر طور پر پیش کیا۔ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوالات کے جواب دئیے۔ سوال و جواب کے دوران میں اسلامی تعلیمات بھی زیر بحث آئیں اور اس طرح بفضلہ تعالےٰ اسلام کی کامیاب نمائندگی کرنے کی توفیق ملی۔

ایک اور تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں تیسری تقریر ۱۲ جولائی کو نوجوانوں کی ایک مجلس میں کرنے کا موقعہ ملا۔ اس تقریر میں اسلامی تعلیمات کو ۴۰ منٹ تک پیش کیا۔ تقریر کے دوران میں توحید باری تعالےٰ۔ انبیاء کے وجود ضرورت اور ان پر ایمان۔ اسلامی عبادات کی غرض و غایت اور فلاسفی۔ اسلام کا سوشل اور اقتصادی نظام۔ اسلام میں عورت کا درجہ۔ اسلامی رواداری اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ امور کو بیان کیا۔ تقریر کے بعد دیر تک

(باقی صفحہ ۷ پر)

مسلمان عورت کی بلند شان

ایک امریکن مضمون نگار کے اعتراضات کا جواب

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ سندھ)

امریکہ کے ایک ہفتہ وار رسالہ "ٹائم" مجریہ ۱۸ اگست ۱۹۵۲ء میں ایک مضمون زیر عنوان "نبی کی بیٹیاں" شائع ہوا ہے۔ اس میں عورت کے متعلق اسلام کی تعلیم پر اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ان کا جواب پیش کیا جاتا ہے۔

اعتراض:- قرآن کہتا ہے۔ "اے نبی کی بیویو! تم اپنے گھروں میں خاموش ٹھہری رہو"

جواب:- قرآن کریم کی پوری آیت حسب ذیل ہے۔

"یانساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفاً ه وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ ..... (الاحزاب ع ۴)

یعنی "اے نبی کی بیویو! اگر تم تقویٰ پر قائم ہو تو تم عام عورتوں میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہو۔ بلکہ ان سے بڑھ کر ہو۔ پس تم بات کرتے وقت نرم نہ ہوا کرو۔ مبادا کوئی ایسا شخص طمع کرنے لگ جائے۔ جس کے دل میں فساد ہو اور نیک بات کہہ دیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں رہا کرو۔ اور بن سنور کر باہر نہ نکلا کرو جیسے پہلے جاہلیت میں عورتیں نکلا کرتی تھیں۔"

آیت سے واضح ہے۔ کہ اس میں صرف گھروں میں محتاط رہنے کا ذکر ہے۔ خاموش رہنے کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اس کے برعکس اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسائل پوچھنے والوں کو باوقار جواب دیا کرو۔ اور گھروں میں رہنے سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کا اصل دائرۂ عمل اپنا گھر ہی ہوتا ہے۔ جہاں رہ کر وہ اپنے فرائض بطریق احسن ادا کر سکتی ہیں۔ پھر اس آیت میں کلیتہً باہر نکلنے سے ہرگز نہیں روکا گیا۔ بلکہ بے مزورت اور بن سنور کر باہر نکلنے سے روکا گیا ہے۔

اعتراض:- حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ عورتوں سے مشورہ لو۔ مگر جو مشورہ دیں۔ اُس کے برعکس عمل کرو۔"

جواب:- حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف ..... اس قول کی نسبت اگر تسلیم کر لی جائے۔ تو یہ قول زمانہ جاہلیت کے اثرات کی یاد دلاتا ہے۔ جن کو اسلام نے یکسر مٹا دیا۔ چنانچہ بخاری میں لکھا ہے۔ "حضرت عمرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ بات یہ ہے۔ کہ ہم تو عورتوں کو ذرہ بھر سے بیدھا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ نے ایسی تعلیم دینی شروع کر دی۔ کہ عورتیں ہمارے سر چڑھنے لگیں۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا۔ کہ تو اس معاملہ میں نہیں بول سکتی تو میری بیوی نے کہا۔ کہ میاں وہ دن گئے۔ جب ہمارا کوئی حق نہیں تھا۔ اب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں سے مشورہ لیتے ہیں۔ تم کون ہو جو مجھے روکو۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ اس کا نتیجہ کسی دن برا ہی نکلے گا۔ چنانچہ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ کو اپنی بیویوں کو طلاق دینی پڑی۔ یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپؐ نے فرمایا کہ "اے عمرؓ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی۔ صرف مصلحتاً کچھ وقت کے لئے ان سے علیحدہ رہنے کا فیصلہ کیا ہے"

گویا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق پر اتنا زور دیا۔ کہ عورتوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو گیا۔ کہ وہ مردوں سے کم نہیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ کے واقعات سے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ اگر کوئی حکم دیتے۔ تو عورتیں بعض دفعہ صاف صاف کہہ دیتیں۔ کہ یہ حکم آپ کس طرح دے رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مشورہ کرکے ان کے کہنے پر آپ نے احکام جاری فرما دیئے۔ کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار ماہ سے زائد عرصہ اپنے گھر سے باہر نہ رکھا جائے۔

افسوس ہے۔ کہ "ٹائم" کے مضمون نگار نے حضرت عمرؓ کے ایک ایسے قول کو تو پیش کر دیا۔ جو جاہلیت کے زمانہ کا ہے۔ مگر وہ حضرت عمرؓ کے اُن سنہری واقعات "بنیادوں" کو بھول گیا۔ جو آج اسلام کی اعلیٰ تعلیم کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں کر کے دکھا دیئے تھے۔ اور جن پر تاریخ شاہد ہے۔

اعتراض:- "اسلامی دنیا کے پسماندہ ممالک میں ذی استطاعت مسلمان آج بھی چار چار بیویاں رکھتے ہیں۔"

جواب:- بنی نوع انسان کی مختلف ضروریات پر اگر نظر ڈالی جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض اوقات انسان پر ضرور ایسے حالات آ جاتے ہیں۔ کہ جب نہ صرف اس کی بلکہ سوسائٹی کی فلاح و بہبود اس بات کی مقتضی ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔ مثلاً (۱) کسی شخص کی ایک بیوی موجود ہو۔ مگر بیوی کے کسی نقص کی وجہ سے اولاد نہیں ہوتی (۲) یا اگر اولاد ہوتی ہے۔ تو کسی نقص کی وجہ سے زندہ نہیں رہتی (۳) یا جنگ کے نتیجہ میں مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں۔ یا بیوہ رہ جائیں (۴) یا ملک کی فوجی نفری کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بسا اوقات ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ زائد شادیاں کرکے شرح پیدائش بڑھائی جائے۔ ایسے حالات میں ہر صحیح الدماغ شخص کا ضمیر بشرطیکہ وہ کوتاہ نظری یا وقتی تعصب کا شکار نہ ہو۔ تعدد ازدواج کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری قرار دے گا۔ اور آج تو یورپ کے پادری بھی کثرت ازدواج کی حمایت کر رہے ہیں۔

پس اس سراسر پاکیزہ اور پُرحکمت تعلیم پر عمل نہ کرنا نہ صرف ملکی اور نسلی تباہی کا موجب ہے۔ بلکہ سراسر ظلم اور سوسائٹی میں برائیوں کو فروغ دینا ہے

اعتراض:- مسلم عورتیں پڑھنے سے محروم ہیں۔ ان کا سکولوں میں جانا اور مردوں کے لیکچر سننا ممنوع ہے۔ لاکھوں عورتیں اپنے گھروں میں خاموش زندگی گذار دیتی ہیں۔ اور اپنے پردے کی تنگ و تاریک دنیا کے باہر ان کو کسی چیز کا علم نہیں ہوتا۔

جواب:- حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن کریم وہ پہلی کتاب ہے۔ جس نے عورت کے حقوق کو تسلیم کیا ہے اور صرف تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ نئے علوم کا ایک دروازہ کھل گیا ہے۔ چنانچہ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر بھی خاص زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے۔ اور ان کو تعلیم دلوائے تو اللہ تعالےٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔"

مغربی ممالک میں مسلمان عورت کو ایک "بے بس قیدی" کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ جو سراسر باطل ہے۔ اسلام میں عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ اگر انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوتی۔ تو غض بصر کے حکم کی بھی ضرورت نہ ہوتی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خود آپؐ کی بیویاں اور آپؐ کی بیٹیاں باہر نکلتی تھیں۔ جنگوں پر جانا۔ کھیتوں وغیرہ پر کام کرنا۔ علم سیکھنے اور علم سکھانے کے لئے جانا۔ یہ سب امور نہایت کثرت سے ثابت ہیں۔

پردے کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت ہر قسم کے کاموں میں مردوں کے شریک حال ہو سکتی ہے۔ لیکچر سن سکتی ہے۔ لیکچر دے سکتی ہے۔ اپنی رائے بیان کر سکتی ہے۔ بحث کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے متبعین کو یہ ہدایت ہے۔ کہ اہم امور میں ان کی عورتوں سے مشورہ لینا چاہیئے۔ اور آپؐ خود بھی عورتوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضور کے بعد خلفاء راشدین کے زمانہ میں عورتیں کثرت سے جنگوں میں حصہ لیتی تھیں۔ اور اسلام نے ان میں کمال درجہ کا قومی جذبہ اور جوش پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ ہزار عورتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کا تاریخوں میں ذکر آتا ہے۔ اور جنہوں نے مختلف مواقع پر دلیری۔ بہادری۔ ہمت اور جوش کی وہ شان دکھائی کہ آج کل کے مرد بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔

اسلامی ممالک میں عورت کی موجودہ جہالت اور پسماندگی کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہیں۔ اسلام اپنی بلند اور پاکیزہ تعلیم کا درخشندہ نمونہ ماضی میں قائم کر چکا ہے۔ اس کی تعلیم نے ایک جاہل پست اور دنیا کی ایک مانی ہوئی پسماندہ قوم کو جہالت اور ادبار سے نکال کر، علم کے زیور سے آراستہ کرکے عزت و رفعت کے اعلیٰ مقام پر کھڑا کر دیا تھا۔ علم و حکمت میں اس کو دنیا بھر کا معلم بنا دیا تھا۔ یہ سب حقائق دنیا کی تاریخ کے اوراق میں اب تک محفوظ ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ بدحالی دراصل ان کی اسلام سے غفلت اور مغربی لادینی کے اثر کی وجہ سے ہے۔ اور اب تو مغربی تہذیب خود ڈگمگا رہی ہے۔ اور اسلام کے زریں اصول کی متلاشی ہے۔ مگر امریکہ کے ہفتہ وار رسالہ "ٹائم" کے مضمون نگار کا ان حقائق سے ناواقف ہونا سخت عبرت ناک امر ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے۔

درخواست ہائے دعا

عاجز مدت دراز سے بیمار ہے کمزوری دل و دماغ بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(عاجز خلیل احمد چیاولہ جنرل سٹور اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

(۲) میرے ایک دوست ظہور الحق صاحب بسی کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ آج کل حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ظہور الحق لیاسی دفتر زراعت فارم پشاور)

(۳) بندہ اکثر بیمار رہتا ہے۔ اور مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد اسمٰعیل ساقی)

(۴) میرے لڑکے ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب سلمہٗ کا میڈیکل امتحان بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء میڈیکل کالج لاہور میں ہو رہا ہے نیز خاکسار بلڈ پریشر کے مرض میں عرصہ سے مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (بقاء اللہ احمدی خداداد کالونی مکان ۲۰-۲۰/الف کراچی۔

(۵) میرے بیوی بچے عام طور پر بیمار رہتے ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق (از لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

جرمنی میں اشاعت اسلام کیلئے ہماری جدوجہد (بقیہ صفحہ ۵)

سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ خاکسار کو تقریر کے بعد ایک ضروری کام کے لئے واپس آنا پڑا۔ برادرم سعید دیر تک حاضرین کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

ایک بیعت

مورخہ ۳ جولائی کو ایک نوجوان دوست جن کی عمر ۱۸ سال ہے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ تھے اور برادرم بشیر احمد صاحب کے ہمراہ اکثر ملنے آتے رہے۔ ان کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور ان کی بیعت کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ بعض اور دوست بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ اور ان میں سے بعض بفضلہ تعالےٰ قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سعید ارواح کو جلد از جلد اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک کتاب کی اشاعت

خرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالےٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی دعاوی تعلیمات پیشگوئیوں اور احمدیت کی غرض و غایت پر مشتمل ایک رسالہ مرتب کرنے اور شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ رسالہ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ زیر تبلیغ احباب میں اس کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو بہتوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔

آخر میں میں احباب کی خدمت میں مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ورزشی مقابلے ـــ سالانہ اجتماع

مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی فہرست بھجوا دیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ سالانہ اجتماع ۵۲ء پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے کبڈی۔ رسہ کشی۔ کشتی۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ سو گز کی دوڑ۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ ذہانت و عام معلومات کا پرچہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ معائنہ۔

جن جن مجالس کی طرف سے خدام اجتماع کے موقعہ پر ان مقابلوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ تفصیل کے ساتھ اس کی اطلاع مرکز میں جلد تر بھجوا دیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نمائندگان شوریٰ سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں صرف مجالس کے نمائندے ہی شریک ہو سکتے ہیں ہر مجلس اپنے ممبران کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ ابھی تک مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ مجالس جلد تر نمائندگان کا انتخاب کر کے ان کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت

اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

(مینیجر الفضل)

صنعت اور تجارت کے متعلق مفید معلومات

پاکستان میں ۱۹۵۱ء میں دیگر معدنیات کے علاوہ ۳۲۳۱۱۸ پیپے پٹرول ۳۰۷۰۵۰ ٹن کوئلہ ۳۶۷۰۳۹ من نمک حاصل کیا گیا۔

ٹریڈ مارک رجسٹر کرنے والے محکمہ کو ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ء تک رجسٹریشن کے لئے ۱۸۱۷۰ درخواستیں موصول ہوئیں۔ دنیا کے دیگر ملکوں سے بھی ٹریڈ مارک رجسٹر کرانے کی کثیر درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔

پاکستان کا صنعتی۔ ترقیاتی کارپوریشن جو ۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء کو قائم ہوا۔ پٹ سن۔ کاغذ لوہے۔ فولاد اور جہاز سازی کی صنعتوں کو ترقی دینے کے علاوہ سیمنٹ۔ شکر اور پارچہ بافی کی صنعت کو بھی ترقی دے گا۔

روئی بورڈ نے یکم ستمبر ۱۹۵۲ء سے روئی کے ٹنڈر قبول کرنا بند کر دیا ہے۔

پاکستان سے بری و بحری راستہ سے عراق جانے والے خطوط پوسٹ کارڈ اور پیکٹ پر ڈاک کی شرح وہی کر دی گئی ہے۔ جو اندرون ملک کے لئے ہے۔

حکومت پاکستان نے ٹیرف کمیشن کی سفارش پر رنگ و روغن کی دیسی صنعت کے تحفظ کا انتظام کیا ہے۔

یکم اپریل ۱۹۵۲ء تا مارچ ۱۹۵۳ء کے سال کے لئے ۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ چائے کا عارضی برآمدی الاٹمنٹ کیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نے بسکٹ تیار کرنے والے کارخانوں کو اپنی پیداوار کا ایک حصہ برآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو کاشمور۔ ڈیرہ غازیخان کوٹ ادو۔ ریلوے لائن قائم کرنے کی منظوری ملی ہے۔ اس ریلوے کی لمبائی ۱۹۷ میل ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سرحد میں مردان سے چارسدہ تک ۱۷½ میل لمبی بڑی لائن بھی بنائی جا رہی ہے۔

ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی سروسیں اب چوبیس گھنٹے مہیا ہو سکتی ہیں۔

جاپان میں پاکستانی سفارت خانہ میں ایک شعبہ تجارت قائم ہوا ہے۔ جس کے سکرٹری مسٹر کے۔ ایچ رحمان ہوں گے۔ جاپانی فرموں سے تعلقات قائم کرنے کے خواہشمند پاکستانی اداروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ محکمہ تجارتی اطلاعات کراچی کے توسط سے مذکورہ تجارتی سکرٹری سے رجوع کریں۔

لندن کے نیلاموں میں تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ پاکستانی چائے فروخت کی جا چکی ہے

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ۸ اگست ۱۹۵۲ء سے جون ۱۹۵۳ء تک کی مدت کے لئے ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت پاکستان لوہے کی مصنوعات۔ لکڑی۔ دوائیاں۔ مشینری وغیرہ ہندوستان کو برآمد کریگا۔

صوبہ سرحد میں ہری پور کے مقام پر ٹیلیفون اور متعلقہ ساز و سامان تیار کرنے کا ایک کارخانہ قائم ہوگا۔ اس کارخانہ کی تعمیر کا کام اس سال شروع ہو جائے گا۔

۵۲-۱۹۵۱ء کی بابت گیہوں کے زیر کاشت رقبہ کا چوتھا تخمینہ ۱۰۳۹۷۰۰۰ ایکڑ اور پیداوار کا چوتھا تخمینہ ۳۲۶۶۰۰۰ ٹن ہے۔

۵۳-۱۹۵۲ء کی بابت پٹ سن کا زیر کاشت لائسنس شدہ رقبہ ۱۷۰۹۳۱۵ ایکڑ ہے۔

مطالعہ کتب اور خدام

احمدی نوجوانوں میں کتب سلسلہ کے مطالعہ کی باقاعدگی اور اس کے مفید نتائج سے آگاہی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سہ ماہی پر بعض مخصوص کتب معین کر دی جاتی ہیں۔ اور ان کے باقاعدہ اعلان کے بعد خدام سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ ان کا مطالعہ کرتے ہوں گے۔ گذشتہ سہ ماہی میں بعض کتب کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اب آئندہ سہ ماہی ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر میں مندرجہ ذیل کتب معین کی جاتی ہیں۔ امید ہے۔ خدام ان ایام میں زیادہ سے زیادہ ان کا مطالعہ کریں گے۔ اور زعماء کرام اور قائدین حضرات مقامی طور پر خدام سے چند آسان سوالات دریافت کر کے ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع کر دیں گے۔ تا سال کے اختتام پر ان خدام کو جنہوں نے مقررہ کتب پڑھ لی یا سن لی ہوں۔ مرکز کی طرف سے سند دی جا سکے

(۱) ازالہ اوہام۔ (۲) تحفہ گولڑویہ۔ (۳) نسیم دعوت۔ (۴) تذکرۃ الشہادتین۔ (۵) الوصیت۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کیخلاف ایجی ٹیشن ترک اتحاد کیلئے اتحاد کرنے کا ایک عجیب مظاہرہ ہے

ملک کے مشہور ادیب شوکت تھانوی کا ایک بیان

ملک کے مشہور ادیب شوکت تھانوی اپنے ایک حالیہ مضمون "منہ بولتی تصویر" میں پاکستان کے عوام میں تنظیمی شعور کے فقدان پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اگر یہ تنظیمی خرابی ہے۔ کس گوشہ میں نہیں؟ یوں تو ملتان میں جو کچھ ہوا ہے۔ اسکو بھی تنظیمی خرابی کہا جائے گا۔ کہ ہم نے قانون کیوں اپنے ہاتھ میں لیا۔ مگر جب قانون اپنا ہے تو اپنے ہاتھ میں لینے میں کیا مضائقہ ہے ممکن ہے۔ کہ یہ تنظیمی خرابی ہو مگر اتحاد کا کتنا روشن ثبوت ملتا ہے کہ سب ہی متحد ہو کر اس تحریک میں شریک تھے اور مقصد یہ تھا۔ صرف احمدی جماعت سے اتحاد نہ رکھنا۔ گویا ترک اتحاد کے لئے اتحاد کا اب زبردست مظاہرہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ حالانکہ سب ہی کو معلوم ہے کہ ہمارے درمیان بہت سے اتحاد شکن مسائل موجود ہیں۔ صوبجاتی اختلافات۔ زبان کا اختلاف۔ مشرقی اور مغربی اختلاف۔ مگر جب ہمارا جی چاہتا ہے ہم ان اختلافات کو بھول جاتے ہیں۔ اور جب ضرورت ہوتی ہے اپنے ہی دامن کی ہوا دے کر ان اختلافات کو بھڑکا دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم میں اتحاد کی کمی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کا استعمال اتحاد شکن مواقع پر ہوتا ہے۔ مہاجرین میں بڑا اتفاق ہے نہایت مبارک اتحاد ہے۔ اور سب متحد ہو کر پنجابیوں کو پنجابی سمجھتے ہیں۔ پنجابیوں میں بڑا اتحاد ہے اور سب متحد ہو کر سندھیوں کو سندھی سمجھتے ہیں۔ سندھیوں کا اتحاد تو مشہور ہے کہ وہ اپنے سوا باقی سب کو اپنے لئے نہایت خطرناک سمجھتے ہیں۔ پھر یہ سب مہاجر پنجابی اور سندھی متحد ہو کر بنگالیوں کو بنگالی سمجھتے ہیں۔ اور بنگال متحد ہو کر اپنی اکثریت کی روشنی میں اپنے حقوق کے تحفظ چاہتے ہیں۔ پاکستان کے تحفظ کے لئے سب کا اتحاد ضروری سہی مگر اپنے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اپنا اپنا نجی اتحاد بھی غیر ضروری تو نہیں سمجھا جا سکتا خواہ اس سے پاکستان کا تحفظ خطرے ہی میں کیوں نہ پڑ جائے بات دراصل یہ ہے کہ اتحاد ہے تو بڑی اچھی چیز مگر کچھ ہمارے مزاج کے خلاف واقع ہوا ہے۔ اگر یہ خوبی ہم کو اس آسکتی تو اتنے دنوں تک غلامی کرنے کا کوئی شوق تو تھا نہیں ہمکو۔

وہ تو کہئے کہ متحدہ ہندوستان میں ہم کو اپنے برادران وطن کا ممنون ہونا چاہیئے۔ جن کے سلوک نے ہم کو اتحاد پر مجبور کر دیا تھا۔ اگر ہمارے برادران وطن یہ سلوک نہ کرتے تو پاکستان کی تحریک ہی کامیاب نہ ہو سکتی۔ اور جب پاکستان بنا ہے۔ تو برادران وطن نے جس محبت سے ہم کو ہندوستان سے رخصت کیا ہے اس محبت نے ہم کو مجبوراً اتحاد میں مبتلا رکھا۔ اسلئے کہ اسوقت تو مسلمان ہونا ہی جرم تھا۔ یہ کوئی نہ پوچھتا تھا کہ تم احمدی ہو شیعہ ہو سنی ہو۔ اہل حدیث ہو وہابی ہو۔ آغا خانی ہو وہاں تو صرف یہ دیکھا جاتا تھا کہ یہ شخص عبدالصمد ہے۔ اب خواہ وہ کسی قسم کا عبدالصمد ہو خون کی پیاسی کرپانیں اور تلواریں اس پر برس جاتی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ سب ہی عبدالصمد ایک ہلالی پرچم تلے جمع ہو گئے اور ایک اللہ اکبر کے نعرے کے سہارے پاکستان تک پہنچ گئے۔ کچھ دنوں تک یہ زخم تازہ رہے اور اس اتحاد میں پھوٹ نہ پڑی۔ مگر اب جبکہ خدا کے فضل سے پاکستان مستحکم ہو چکا ہے آخر یہ تقسیم بھی تو ضروری ہے کہ کون عبدالصمد کس قسم کا عبدالصمد ہے۔ رہ گیا یقین محکم تو صاحب اس کے لئے ہم قسم کھا سکتے ہیں۔ کہ اس کی ہمارے یہاں خدا کے فضل سے کوئی کمی نہیں۔ ہم کو باوجود اس افتراق اور باوجود اس اختلاف کے خدا کی ذات سے یہی امید ہے کہ ہم اپنی منزل پر پہنچ کر دہیں گے۔ ہم خواہ باہمی پھوٹ اور انتہائی بد نظمی کا شکار ہو جائیں۔ مگر جس خدا نے ہم کو پاکستان دیا ہے وہی خدا اس پاکستان کو باقی رکھے گا۔ ہم ناچیز بندوں کی یہ کوشش کہ پاکستان باقی نہ رہے۔ مرضیٔ مولا کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ ہمارے سبز پرچم کا سایہ بڑھتے بڑھتے تمام دنیا پر چھا جائیگا۔ اور ہمارے ہی ہلال کی روشنی سے دنیا منور ہو گی"

(روزنامہ آفاق لاہور قائد اعظم نمبر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ)

پاکستان میں ہرگز کسی ایک فرقہ یا گروہ کی حکومت نہیں ہے

میں آپ سے کہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر کسی ایک فرقہ کی حکومت نہیں ہے پاکستان کے اندر کسی ایک گروہ کی حکومت نہیں ہے۔ ہماری حکومت جمہوری حکومت ہے۔ اس ملک میں اس کی آزادی اور اس کی وطنیت کی میراث میں پاکستان کا ہر فرد اور ہر شخص شامل ہے۔ اسے وہی حق حاصل ہے۔ جو پاکستان کو حاصل ہے۔ (مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ پاکستان کی تقریر قائد اعظم کے یوم وفات کے موقع پر)

مصر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی پالیسی میں بنیادی اختلاف نہیں ہے

لندن ۷ ستمبر: یہاں قاہرہ کی ان اطلاعات کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ مصر کی نئی حکومت کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے رویے میں بعض بنیادی اختلافات ہیں۔ ایسی افواہیں کثرت سے پھیل رہی تھیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مصری ذرائع انہیں پھیلا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ درست ہے۔ کہ مصر میں امریکہ کے اس اقدام سے کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اس نے فوراً مصر کی نئی حکومت کے لئے خیر سگالی کے جذبہ کا اظہار کر دیا۔ دراصل ایسے معاملات برطانوی اور امریکی محکمہ ہائے خارجہ کا طریقہ کار کسی حد تک مختلف ہے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس سے قبل برطانیہ کی طرف سے پالیسی کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا جاتا ہے۔ تاہم برطانوی عہدیدار بار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ جنرل نجیب کے پروگرام تطہیر کے متعلق نہایت دوستانہ جذبات کے حامل ہیں۔ (راشاد)

ایک نئی ڈومینین معرض وجود میں آ رہی ہے!

لندن ۷ ستمبر۔ اپریل ۱۹۵۳ء میں وہ مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ جن کا نتیجہ ایک نئی ڈومینین فیڈریٹڈ ویسٹ انڈیز کے معرض وجود میں آنے کی صورت میں برآمد ہو گا جمیکا کے مزدور لیڈر ولیم الیگزانڈر یہاں جزائر غرب الہند کے دیگر نمائندوں کے ہمراہ اپنے ملک کی اقتصادی و دستوری حالت کے متعلق دفتر نو آبادیات کے ساتھ بات چیت

دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس کا ایجنڈا

لندن ۷ ستمبر:۔ دولت مشترکہ کے عہدیداروں کی جو اقتصادی کانفرنس یہاں سوموار کو شروع ہونے والی ہے۔ اس کے مندوبین یہاں پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ یہ عہدیدار نومبر میں وزراء کی کانفرنس کے لئے ایجنڈا مرتب کریں گے۔

اس سلسلے میں وہ ایسے طریقے وضع کریں گے کہ سٹرلنگ علاقوں کے تمام ممالک کو افراط زر سے بچایا جائے۔ سامان خوراک اور خام مال کی پیداوار بڑھائی جائے۔ تجارتی ترقی اور طویل میعادی معاہدوں کے لئے سرمایہ کا انتظام جو اوٹاوا اور دیٹسن کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل ہو گا۔ کہ امریکی انتخابات کے بعد امریکہ سے بیرونی تجارت کے نئے مواقع تلاش کرنے کی تریں طریقہ ڈھونڈا جائیگا کہ وہ سٹرلنگ علاقوں کے مال کی درآمد سے محصولات کو کم کرے۔

یہ وہ بنیادی معاملات ہیں جو غالباً وزراء کی عظیم کانفرنس کے رو برو رکھے جائیں گے کانفرنس کوشش کرے گی۔ کہ سٹرلنگ کو اس قدر ترقی دی جائے کہ اسے آسانی کے ساتھ دیگر کرنسیوں میں تبدیل کیا جا سکے (راشاد)

پاکستان میں ٹڈیوں کی پیدائش

جاری رہے گی

لندن ۷ ستمبر:۔ لندن میں ٹڈیوں کی روک تھام کے کمرے کا اندازہ ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت میں ٹڈی دلوں کی پیداوار جاری رہے گی۔ اور نئی پود مشرق کی جانب پھیلے گی۔ اس علاقہ سے نکلنے کے بعد یہ دل مغرب میں ایران اور اس سے آگے کا رخ کریں گے اسی طرح برٹش سمالی لینڈ اور مشرقی حبشہ میں ان کی پیداوار کے خطرناک صورت اختیار کرنے کا احتمال ہے خطرہ ہے۔ کہ یمن سے آنے والے ٹڈی دل سمالی لینڈ اور کینیا کی صورت حال کو تشویشناک بنا دیں گے۔ (رائٹر)

ہائیڈروجن بم جنگی اسلحہ کی حیثیت میں استعمال ہوگا۔

لندن ۷ ستمبر:۔ اگرچہ فوجی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ مستقبل قریب میں ہائیڈروجن بم کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا امکان نہیں۔ مگر اطلاعات مظہر ہیں کہ واشنگٹن میں امریکہ کی طرف سے جو نئے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ وہ عملی طور پر ہائیڈروجن بم کے پھٹنے سے متعلق ہیں کل ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ دینا کے پہلے ہائیڈروجن بم کو اینی ویٹوک میں چلایا جائیگا۔ (استار)